’’صحیح بخاری‘‘ کے ’’تراجمِ ابواب‘‘ سے متعلق چند اُصول

افاداتِ شیخ الحدیث مولانا محمد یونس جونپوری رحمۃ اللہ علیہ
(پہلی قسط)

مولانا محمد یاسر عبداللہ
استاذ ورفیق شعبہ مجلس دعوت وتحقیق، جامعہ

’’صحیح بخاری‘‘ اوراُس کے ’’تراجمِ ابواب‘‘ کی اہمیت

امیر المومنین فی الحدیث، امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ’’صحیح بخاری‘‘ [۱] اپنے متنوع امتیازات کی بنا پر ذخیرۂ حدیث میں منفرد حیثیت کی حامل کتاب ہے اور اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت اس کے تراجمِ ابواب (احادیث پر لگائے گئے عنوانات اور سرخیاں) ہیں۔ حافظ ابنِ عدی رحمۃ اللہ علیہ نے مشائخ کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے کہ ’’امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تراجم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ اور منبرِ نبوی کے درمیان بیٹھ کر لکھے ہیں، اور ہر ترجمہ (لکھتے وقت اس کی قبولیت) کے لیے دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔‘‘ [۲] امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> ’’**ليس مقصود البخاري الاقتصار على الأحاديث فقط، بل مراده الاستنباط منها والاستدلال لأبواب أرادها.**‘‘
>
> یعنی ’’امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد صرف احادیث یکجا کرنا نہیں ہے، بلکہ ان سے استنباط اور مطلوبہ ابواب پر استدلال بھی مقصود ہے۔‘‘ [۳]

ان تراجمِ ابواب میں امام موصوفؒ کی دقت رسی اور نکتہ آفرینی کا اظہار ہوتا ہے، بعض تراجم میں پنہا دقیق استنباط اور عمیق مناسبت تک رسائی میں شارحینِ صحیح بخاری بھی سرگرداں ہیں، اسی بنا پر ’’**فِقْهُ الْبُخَارِيِّ فِيْ تَرَاجِمِهٖ**‘‘ [۴] کا جملہ علمی میدان میں معروف ہے۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’بعض لوگوں نے اس جملے کا مطلب یہ سمجھا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ خود مجتہد ہیں، مگر انہوں نے فقہی مسائل میں اپنی کوئی مستقل کتاب نہیں لکھی، بلکہ فقہی مسائل کو اپنی اس کتاب کے تراجمِ ابواب

ہی میں رکھ دیا ہے۔ ان حضرات نے لفظِ ''فقہ'' کے اصطلاحی معنی مراد لیے ہیں، یعنی ''علمِ فقہ''، حالانکہ اس جملے کے اصل معنی ''تفقہ'' کے ہیں، مطلب یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی فہم وبصیرت ان کے تراجمِ ابواب سے ظاہر ہے کہ عجب اشارات وکنایات اور باریک بینی سے احادیث سے استنباطِ مسائل کرتے ہیں، جہاں بڑے بڑے لوگوں کی رسائی نہیں ہوتی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان تراجم میں بہت سے علوم داخل کردیئے ہیں۔''(۵)

حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''**واعلم أن المصنف – رحمه اللّٰه – سباق غايات وصاحب آيات في وضع التراجم، لم يسبقه أحد من المتقدمين، ولم يستطع أن يحاكيه أحد من المتاخرين، فكان هو الفاتح لذٰلک الباب، وصار هو الخاتم.**''(۶)

''بلاشبہ تراجمِ ابواب وضع کرنے کے پہلو سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ سب سے فائق اور صاحبِ کمالات ہیں، نہ متقدمین میں سے کوئی اُن سے آگے بڑھ پایا اور نہ ہی متاخرین میں سے کوئی اُن کی نقل کرسکا، وہی اس دروازے کے کھولنے اور بند کرنے والے ہیں۔''

''صحیح بخاری'' کے ''تراجمِ ابواب'' کے متعلق لکھی گئی کتب

''صحیح بخاری'' کے تراجمِ ابواب کی اہمیت کی بنا پر ہی کتاب کے شارحین اس پہلو پر خاص توجہ دیتے ہیں، نیز سلف وخلف میں سے متعدد اہلِ علم نے اسے اپنی تحقیق کا مستقل موضوع بنایا ہے، یہاں اس سلسلے کی اہم کتابوں کا اجمالی ذکر کیا جارہا ہے:

ا۔''**المتواري علی تراجم البخاري**'' علامہ ناصر الدین احمد ابن المُنَیِّر رحمۃ اللہ علیہ (۶۸۳ھ)، موصوف نے اس کتاب میں چارسو تراجمِ ابواب پر کلام کیا ہے۔ قاضی بدرالدین ابن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تلخیص کرکے کچھ اضافات کیے ہیں۔ یہ کتاب شیخ صلاح الدین مقبول کی تحقیق کے ساتھ ''**مکتبة المعلا**'' کویت سے شائع ہوئی ہے۔ نیز شیخ علی بن حسن عبدالحمید کی تحقیق کے ساتھ ''**المکتب الإسلامي**'' سے بھی طبع ہوئی ہے۔

۲:- علامہ زین الدین علی ابن المُنَیِّر رحمۃ اللہ علیہ (۶۹۵ھ)، موصوف علامہ ناصر الدین ابن المُنَیِّر رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی ہیں، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ''**هدي الساري**''(۷) میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

۳:-''**فکّ الأغراض المبهمة في الجمع بين الحديث والترجمة**'' علامہ محمد بن منصور ابن حمامہ مغراوی سجلماسی رحمۃ اللہ علیہ (سن وفات چھٹی صدی کا کوئی سال)، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے بقول اس کتاب میں مصنف کا کام زیادہ نہیں، محض سو تراجم پر کلام کیا ہے۔

۴:-''إبراز المعاني الغامضة في تتابع البخاري بالمعارضة '' یہ بھی علامہ محمد بن منصور ابن حمامہ مغراوی سجلماسی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الجواهر والدرر في ترجمة شيخ الإسلام ابن حجر'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے، نیز لکھا ہے کہ یہ کتاب' سابقہ تالیف کے علاوہ ہے۔ (۸)

۵:-''مناسبات علیٰ تراجم البخاري '' قاضی بدرالدین ابن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ (۷۳۳ھ)، ڈاکٹر علی بن عبدالرحیم الزبن نے اس کتاب کی تحقیق کر کے سنہ ۱۴۰۴ھ میں ''جامعة الإمام'' سے ماسٹر کی ڈگری حاصل کی ہے، کتاب مطبوع ہے۔

۶:-''ترجمان التراجم '' علامہ ابوعبداللہ ابن رُشَید سبتی رحمۃ اللہ علیہ (۷۲۱ھ)، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ کتاب بھی اسی مقصد سے لکھی گئی ہے، موصوف ''کتاب الصیام'' تک ہی پہنچ پائے تھے، اگر کتاب مکمل ہوجاتی تو انتہائی مفید ثابت ہوتی، لیکن ناقص ہونے کے باوجود بھی بہت مفید ہے۔'' دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان سے ۲۰۰۸ء میں شائع ہوچکی ہے۔

۷:-''تراجم البخاري الموسوم مناسبات أبواب صحيح البخاري لبعضها بعضًا'' علامہ عمر بن رسلان بُلقینی رحمۃ اللہ علیہ (۸۰۵ھ)، ۲۲۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب شیخ احمد بن فارس سلوم کی تحقیق کے ساتھ سنہ ۱۴۳۱ھ میں ''مكتبة المعارف'' ریاض سے شائع ہوئی ہے۔

۸:-''الدراري في ترتيب أبواب البخاري'' علامہ محمد بن یحییٰ قرافی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۰۸ھ) ڈاکٹر نجم خلف نے ''الاستدراکات'' (ص:۲۵۲) میں اس کتاب کا ذکر کیا اور اس کے نسخوں کی جانب اشارہ کیا ہے۔

۹:-''شرح تراجم أبواب صحيح البخاري '' علامہ احمد بن عبدالرحیم معروف بہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۷۶ھ)، یہ رسالہ پاک وہند کے متعدد مکتبوں سے شائع ہوا ہے۔ ۱۴۳۹ھ میں ڈاکٹر فائز مصطفیٰ اصطبلہ کی تحقیق کے ساتھ ''دارالتقویٰ'' دمشق شام سے شائع ہوا ہے۔

۱۰:-''شرحِ تراجم بخاری'' شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۳۹ھ)، پاک وہند میں ''صحیح بخاری'' کے ساتھ اور مستقل طور پر متعدد ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔

۱۱:-''لب اللُّباب في تراجم الأبواب '' شیخ عبدالحق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۹۲ھ)، شیخ نورالدین طالب کی نگرانی میں محققین کی ایک جماعت کی تحقیق کے ساتھ پانچ جلدوں میں دارالنوادر دمشق، بیروت سے سنہ ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء میں شائع ہوئی ہے۔

۱۲:-''شرح تراجم بخاری'' مولانا محمد ادریس کاندہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۹۴ھ)۔

۱۳:-''الأبواب والتراجم'' شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۴۰۲ھ)، اس کتاب کے متعدد طبعات شائع ہوچکے ہیں، کچھ عرصہ قبل مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مدظلہٗ کی تحقیق کے

ساتھ پانچ ضخیم جلدوں میں ''دار القلم'' دمشق، بیروت سے چھپی ہے۔

۱۴:-''عون الباري في مناسبات تراجم البخاري '' (اردو) مولانا محمد حسین میمن حفظہ اللہ، یہ کتاب مکتبہ اسلامیہ لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ (۹)

مذکورہ کتب کے علاوہ بعض اہلِ علم نے انفرادی طور پر اور عالمِ اسلام کے مختلف علمی اداروں نے حدیث کے شعبوں میں ''صحیح بخاری'' کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی کام کیے ہیں، اس سلسلے میں ''تراجمِ ابوابِ بخاری'' کے ضمن میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ''فقہ'' کا موضوع بھی محققین کی جولان گاہ رہا ہے، چند اہم خدمات کا ذکر کرنا مناسب ہوگا:

۱:-''الإمام البخاري وفقه التراجم في جامعه الصحيح '' ڈاکٹر نورالدین عتر رحمۃ اللہ علیہ (دمشق، شام) ''مجلة الشريعة والدراسات الإسلامية''، کویت، بابت شمارہ:۴، سنہ ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۲:-''فقه التراجم والأبواب عند البخاري –دراسة تحليلية '' سعید مصطفیٰ، جامعہ ازہر، کلیہ اصولِ دین، سنہ ۱۴۲۴ھ، ۲۴۳ صفحات۔

۳:-مذهب الإمام البخاري من خلال روائع استدلاله'' مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۸۶ھ)، مولانا صلاح الدین مقبول نے اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کر کے اس پر حواشی بھی قلم بند کیے ہیں، ۲۱۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب سنہ ۱۴۳۱ھ میں ''دار الغرس '' شائع ہوئی ہے۔ اصل اردو کتاب کا نام ''امام بخاریؒ کا مسلک'' ہے۔

۴:-''الاتجاه الفقهي للإمام البخاري من خلال صحيحه '' محمد احمد حسن ابراہیم، ماسٹر، جامعہ قاہرہ، دار العلوم، کلیہ شریعہ اسلامیہ، سنہ ۱۹۹۳ء۔

۵:-''جامعہ ام القریٰ'' میں بھی اس موضوع پر کئی مقالہ جات ترتیب دیئے گئے ہیں۔ (۱۰)

مولانا محمد یونس جونپوری رحمۃ اللہ علیہ اور ''صحیح بخاری''

حضرت مولانا محمد یونس جونپوری رحمۃ اللہ علیہ ماضی قریب میں برصغیر کے ان چنیدہ اہلِ علم میں سے تھے، جنہیں لگ بھگ نصف صدی ''صحیح بخاری'' کی تدریس کا موقع ملا۔ ''بخاری فہمی'' میں آپ کا مقام عرب وعجم کے علمی حلقوں میں تسلیم کیا جاتا تھا، بحرین کے نامور محقق عالم وفقیہ، شیخ نظام محمد صالح یعقوبی حفظہ اللہ رقم طراز ہیں:

''قد تشرب الشيخ – رحمه الله – حبَّ البخاري وصحيحه، حتى امتلأ إناءُهُ بهِ ريًا ونهلا، فما يسأل عن حديث فيه ، أو باب، أو إسناد، بل حتى كلمة، إلا ويُتحفك بإجابته على البديهة، ويُسعفك ببغيتك لا بالمجاز، بل بالحقيقة، كيف لا؟! وقد قرأه ودرسه وشرحه عشرات المرات، وكراتٍ بعد كراتٍ،

ولایکاد المحصي یحصي عدد مجالس ختمه التي عقدها في الهند وبریطانیا، وجنوب إفریقیا، وغیرها من البلاد والمدن والمدارس، ولو قلت: إني لم أر في عصرنا هذا أعلم ولا أخبر ولاأمهر في سلوک دروب البخاري وصحیحه وعلومه وکتابه منه، لما کنت والله مبالغا، ولا علی جادة الحق حائدا أو جائرا.‘‘ (۱۱)

’’امام بخاریؒ اوران کی کتاب ’’صحیح بخاری‘‘ کی محبت ، شیخ رحمہ اللہ کی رگ وپے میں سرایت کرگئی تھی ، حتیٰ کہ ان کا سینہ اس کتاب سے خوب سیراب ہوگیا تھا ، چنانچہ ’’صحیح بخاری‘‘ کی کسی بھی حدیث ، یا باب ، یا سند ہی نہیں ، کسی لفظ کے بارے میں بھی ان سے دریافت کیا جاتا تو فی البدیہ اس کا جواب مرحمت فرماتے ، بلکہ محض مجازاً نہیں ، حقیقتاً مطلوب کے حصول میں تعاون فرماتے تھے ، ایسا کیوں نہ ہوتا ؟! جبکہ انہوں نے ’’صحیح بخاری‘‘ کو پڑھا ، پڑھایا ، یکے بعد دیگرے دسیوں بار پوری کتاب کی شرح کی ، شاید شمار کنندہ شمار نہیں کرسکتا کہ ہندوستان ، برطانیہ ، جنوبی افریقہ اور دیگر ملکوں ، شہروں اور مدرسوں میں کتنی بار انہوں نے ’’ختمِ صحیح بخاری‘‘ کی مجلسیں منعقد کی ہوں گی ! اگر میں کہوں کہ میں نے اس زمانے میں امام بخاریؒ کے گلی کوچوں ، ان کی کتاب ’’صحیح بخاری‘‘ ، ان کے علوم اوران کی کتابوں کا شیخ سے بڑا عالم ، ان سے زیادہ باخبر اور ماہر نہیں دیکھا تو بخدا یہ مبالغہ نہ ہوگا اور نہ ہی میں راہِ حق سے انحراف اور حق تلفی کا سزاوار قرار پاؤں گا ۔‘‘

’’صحیح بخاری‘‘ سے متعلق مولانا رحمہ اللہ کی املائی تقاریر اردو وعربی میں عام ہورہی ہیں ، چنانچہ عربی تقریر ’’نبراس الساري في ریاض البخاري‘‘ کی پانچ جلدیں اور اردو تقریر ’’الفیض الجاري في دروس البخاري‘‘ کی چار جلدیں شائع ہوچکی ہیں ۔ نامور محدث ، ڈاکٹر محمد اکرم ندوی (آکسفورڈ) کے بقول:

’’.......آپ کی تقریروں اور تحریروں سے آپ کی ’’بخاری فہمی‘‘ کے جو گوشے سامنے آئے ، وہ اس سے بہت کم ہیں جو چھپے رہ گئے اور جو آپ کے ساتھ قبر میں چلے گئے ، حالانکہ وہ بہت وزنی اور گراں قیمت تھے ، ہم نے آپ کو اس سے بھی کم جانا جتنا آپ نے کھولنا چاہا ، اگر آپ قرونِ اولیٰ میں ہوتے تو آپ کا نام حفاظِ حدیث : ابن عبد البر ، قاضی عیاض اور ابن حجر وغیرہ کے ساتھ لیا جاتا ۔‘‘ ’’.... تحقیق ونظر کی عادت نے ’’صحیح بخاری‘‘ کے اغراض ومقاصد اور خبایا وزوایا کو آپ پر روشن کردیا ، اس کتاب پر آپ نے کسی خارجی عینک کے ذریعہ نگاہ نہیں ڈالی ، بلکہ مصنفِ کتاب امام بخاریؒ کے نقطۂ نظر سے اُسے سمجھنے کی کوشش کی اور اس طریقہ کار نے بخاریؒ کی نظر اور مسلک کی گہرائی اور گیرائی آپ

پر واضح کردی۔ وسعتِ مطالعہ، کتبِ حدیث وفقہ، اجزائے حدیثیہ، شروحِ کتبِ حدیث اور متعلقاتِ کتبِ حدیث پر آپ کی نظر نے اس کتاب کے پیچیدہ مباحث کو حل کرنے میں بڑی مدد کی، فرماتے تھے: ''حدیث شریف سے متعلق شاید کوئی مطبوعہ کتاب ایسی ہو جس کا میں نے مطالعہ نہ کیا ہو۔'' اس وسیع وعمیق نظر کے بعد آپ کے اس قول کی اہمیت بڑھ جاتی ہے کہ ''صحیح بخاری'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے۔'' (۱۲)

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مختلف عوارض کی بنا پر زندگی بھر مجرَّد رہے، رسمی طالب علمی کے دوران اور اس کی تکمیل کے بعد بھی ان کی حیاتِ مستعار کے صبح وشام علمی ماحول میں بسر ہوئے، کتابیں ان کا اوڑھنا بچھونا تھیں اور مطالعہ وتحقیق ان کی غذا۔ مولانا کو ہر لحہ علمی مسائل کو ان کے اصل مآخذ سے سمجھنے کی جستجو رہتی، صحرائے علم کی اس ابلہ پائی میں وہ ان گنت لعل وجواہر اپنے دامن میں سمیٹ لائے، ایسے میں عام علمی روایت سے آراء کا جدا ہونا بھی مستبعد نہیں ہوا کرتا، چنانچہ بعض مسائل میں ان کے رجحانات ''تفرداتِ مشائخ'' کی قبیل سے تھے، جن کے متعلق علمی دنیا کی ریت جاری ہے کہ اس نوع کے رجحانات پر عمل کے بجائے عام اہلِ افتاء کی جانب رجوع کیا جانا چاہیے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی تلامذہ کے مطابق وہ اپنے دروسِ حدیث اور خاص مجلسوں میں بھرپور قوتِ دلائل کے ساتھ اپنی آراء کا اظہار فرماتے تھے، لیکن عموماً اپنے عمل میں احتیاط برتتے اور عوام کو بھی ہمیشہ اہلِ افتاء کی جانب متوجہ فرماتے تھے، تاہم اللہ تعالیٰ نے انہیں ''صحیح بخاری'' کی طویل ممارست اور اشتغال کی بنا پر اس کتاب کے ''تراجم ابواب'' کو حل کرنے کی مہارت عطا فرمائی تھی، اس حوالے سے سلف وخلف کا ذخیرہ بھی آپ کی وسیع نگاہ میں تھا، چنانچہ مولانا موصوف نے اپنی طویل ممارست، عمیق مطالعہ اور تحقیقی مزاج کی مدد سے اس پھیلے ذخیرے کی تنقیح وتوضیح کرتے ہوئے اسے چند صفحات میں سمیٹا ہے، ''**أصول عديدة في وضع تراجم الأبواب والتراجم لصحيح البخاري**'' (الیواقیت الغالیہ، ج:۳، ص:۱۰۹-۱۲۰، زمزم) کے عنوان سے بارہ صفحوں پر مشتمل اس مختصر سی تحریر کو مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ''صحیح بخاری'' کے ''تراجمِ ابواب'' کی انواع واقسام اور طریقہائے استدلال کے متعلق جامع اصول مع امثلہ، انتہائی اختصار کے ساتھ اور دلنشین اسلوب میں یکجا فرمادیئے ہیں۔ موضوع کی اہمیت کی بنا پر افادہ کا دائرہ وسیع کرنے کی غرض سے اس مفید تحریر کو مزید تخریج کے ساتھ اردو کے قالب میں ڈھال کر پیش کیا جارہا ہے۔

''صحیح بخاری'' کے تراجمِ ابواب کے چند اصول

بلاشبہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امامِ ربانی، حافظِ حدیث وآثار، علمِ تاریخ ورجال میں ماہر وآزمودہ

کار، طریقہ ہائے اجتہاد کے عالم، فقہاء کے اقوال وآراء سے آگاہ، زہد وتقویٰ میں ہم عصروں سے فائق، علومِ قرآن وحدیث میں بے نظیر اور متکلمین واسلامی فرقوں کی آراء سے واقف تھے، چنانچہ جب انہوں نے اپنی کتاب ''**الجامع الصحیح**'' تصنیف فرمائی تو نام کی مانند اُسے تمام فنون کا جامع بنایا، اسی بنا پر ایمانیات، الٰہیات، اعمال، عبادات اور معاملات کے ساتھ تفسیر اور تاریخ کا علم بھی سمویا اور اسی پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ ان فرقوں کی تردید بھی کی جن کے مناہج، سنت واہلِ سنت کے منہج کے خلاف تھے۔ اجسام وقلوب کے علاج سے متعلق ادویہ، ادعیہ اور دلوں کو نرم کرنے والی احادیث ذکر کیں، جو دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت پیدا کرتی ہیں، چونکہ امام موصوف نے تصحیح حدیث کے سلسلے میں اپنی ذات کے لیے ایسی راہ شرط ٹھہرائی ہے، جس پر اکثر ائمہ گامزن نہیں ہوئے، اس لیے بعض اوقات ان کے لیے مراد پر واضح دلالت کرنے والے دلائل کی راہیں تنگ پڑ جاتی ہیں، چنانچہ موصوف احادیث سے دلالت کی انواع میں سے کسی نوع کے ذریعے ترجمہ اخذ کرتے ہیں، اس بنا پر ان کے تراجم اور ان پر استدلال (کی نوعیتیں) گوناگوں ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

۱:- ''صحیح بخاری'' عام طور پر اسی مختصر نام سے معروف ہے، لیکن اس کا پورا نام ''الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وسننہ وأیامہ'' ہے، ملاحظہ فرمائیے: شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ: ''تحقیق اسمي الصحیحین وجامع الترمذي''، مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۲:- ہدي الساري مقدمۃ فتح الباري، ج:۱،ص:۴۸۹، دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۳۷۹ھ۔

۳:- ایضاً، ج:۱،ص:۸۔ ۴:- ایضاً، ج:۱،ص:۱۳۔

۵:- فضل الباري شرح اردو صحیح البخاری، ج:۱،ص:۱۱۸، ادارہ علومِ شرعیہ کراچی، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء۔

۶:- مقدمۃ فیض الباري، ج:۱،ص۴۰، مجلس علمی، ڈابھیل، سورت، ہند، ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء۔

۷:- ہدي الساري، ج:۱،ص:۱۴۔

۸:- الجواہر والدرر في ترجمۃ شیخ الإسلام ابن حجر، ج:۲،ص:۱۱۷، دارابن حزم، بیروت، لبنان، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۹:- یہ معلومات سعودی عالم، ڈاکٹر عبدالعزیز شائع کی کتاب ''الکتب الستۃ وأشہر شروحہا وحواشیہا، وأبرز دراساتہا المعاصرۃ علیہا'' (دارالقرطبۃ، بیروت، لبنان، ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء) اور اس کے علاوہ متعدد ذرائع سے یکجا کی گئی ہیں، یہاں ''تراجمِ ابوابِ بخاری'' سے متعلق تمام ذخیرے کا استیعاب کے ساتھ تذکرہ مقصود نہیں، بلکہ یہ اسماء کتب ''مشتے نمونہ از خروارے'' کا مصداق ہیں۔

۱۰:- ایضاً، ص:۱۸۵، ۱۸۶۔

۱۱:- قلائد المقالات والذکریات، جمع وترتیب: شیخ محمد بن ناصر عجمی، ص:۸۰، دار المقتبس، بیروت، لبنان، ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء۔

۱۲:- فکرِ یونس، ص:۱۰۱تا۱۰۳، دارالبحوث والنشر، مظفرآباد، سہارنپور، یوپی، انڈیا، ۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۹ء۔

(جاری ہے)

..... ❀ ..... ❀ ..... ❀ .....

’’صحیح بخاری‘‘ کے’’تراجمِ ابواب‘‘ سے متعلق چند اُصول

افاداتِ شیخ الحدیث مولانا محمد یونس جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد یاسر عبداللہ
استاذ ورفیق شعبہ مجلس دعوت وتحقیق ، جامعہ

(دوسری قسط)

(’’تراجمِ صحیح بخاری‘‘ سے متعلق) اس (دقیق علمی) بحث کا خلاصہ درج ذیل دو فصلوں میں پیش کیا جارہا ہے:

فصلِ اول: ’’صحیح بخاری‘‘ کے تراجم کی اقسام

(صحیح بخاری کے) تراجم کی بہت سی اقسام ہیں اور اُن کی انواع بیس سے زیادہ ہیں:

نوعِ اول

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے الفاظ سے ترجمہ قائم کرتے ہیں اور پھر کبھی ترجمہ میں اس کے حدیث ہونے کی صراحت فرماتے ہیں اور کبھی صراحت نہیں فرماتے ، دونوں صورتوں میں کبھی تو ترجمہ کے الفاظ اُن کی شرط کے مطابق اور ان کے نزدیک (سنداً) موصول ہوتے ہیں اور کبھی امام موصوف کی شرط کے مطابق تو نہیں ہوتے ، لیکن دیگر محدثین کے ہاں موصول ہوتے ہیں ۔ یوں یہ کل چار قسمیں ہوئیں:

پہلی قسم

جہاں ترجمہ میں ہی اس کے حدیث ہونے کی صراحت ہو، مثلاً:

۱:-’’کتاب الإیمان ‘‘ کی ابتداء میں’’باب قول النبيّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: بني الإسلام علی خمس.‘‘(۱)

۲:-’’باب قول النبيّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : أنا أعلمکم باللّٰہ.‘‘(۲)

۳:-’’کتاب العلم ‘‘میں’’باب قول النبيّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : رُبّ مبلّغ أوعٰی من سامع.‘‘(۳)

۴:-’’باب قول النبيّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : اللّٰھم علّمہ الکتاب.‘‘(۴)

۵:-''کتاب الوضوء''(کذا) میں''باب قول النبيّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : جعلت لي الأرضُ مسجدًا وطهورًا.''[(۵)]

۶:-''کتاب الجنائز ''میں''باب قول النبيّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : إنّا بک لمحزونون.''[(۶)] وغیرہ۔

یہ تمام الفاظ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک انہی ابواب میں یا کسی دوسرے مقام پر موصولاً مذکور ہیں، مثلاً: ''رُبّ مبلّغ أوعٰی من سامع'' کے الفاظ''کتاب الحج''میں موصولاً ذکر کیے ہیں۔[(۷)]

دوسری قسم

ترجمہ میں اس کے الفاظ کے حدیث ہونے کی صراحت ہو اور وہ الفاظ' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے (نزدیک موصول نہ ہوں، لیکن ان کے) علاوہ دیگر محدثین کے ہاں (سنداً) موصول ہوں، مثلاً:

۱:-''کتاب الإیمان''میں''باب قول النبيّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم :الدین النصیحة''[(۸)] یہ الفاظ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی روایت سے درج کیے ہیں۔[(۹)]

۲:-''کتاب الصوم''میں''باب قول النبيّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : إذا توضّأ فلیستنشق بمنخرہ الماء.''[(۱۰)]، یہ روایت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے (باسند) ذکر فرمائی ہے۔[(۱۱)]

۳:-''باب لایمنعنّکم من سحورکم أذان بلال ''[(۱۲)] یہ روایت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (ج:۳،ص:۷۷) نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت سے انہی الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے[(۱۳)]، اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ (ج:۱،ص:۳۵۰) نے''لایغرّنّکم'' کے لفظ کے ساتھ ذکر کی ہے۔[(۱۴)]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تراجم کی یہ قسم کم پائی جاتی ہے۔

تیسری قسم

وہ تراجم جو کسی حدیث کے الفاظ پر مشتمل ہیں اور وہ احادیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں موصول ہیں، لیکن امام موصوف نے ان کے حدیث ہونے کی صراحت نہیں کی، جیسے:

۱:-''کتاب الإیمان''میں''باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویدہ.''[(۱۵)]

۲:-''کتاب العلم''میں''باب من یرد اللّٰہ به خیراً یفقّهه في الدّین.''[(۱۶)]

۳:-''کتاب الصلاۃ ''کے''أبواب المساجد ''میں''باب لیبصق عن یسارہٖ و تحت قدمه الیسرٰی.''[(۱۷)]

۴:-''باب ما أدرکتم فصلّوا، وما فاتکم فأتمّوا. ''[(۱۸)]

۵:-''باب إنّما جعل الإمام لیؤتمّ به.''[(۱۹)]

۶:-’’کتاب الجنائز‘‘میں’’باب لیس منّا من شقّ الجیوب.‘‘ (۲۰)

۷:-’’باب لیس منّا من ضرب الخدود.‘‘ (۲۱)

چوتھی قسم

وہ تراجم جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر محدثین کے ہاں حدیث کے الفاظ (کے طور پر ثابت) ہیں، لیکن امام موصوف نے ان کے حدیث ہونے کی تصریح نہیں کی، ایسے تراجم بہت سے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ انداز اس صورت میں اختیار کرتے ہیں جب وہ حدیث- جس پر ترجمہ قائم کیا گیا ہو- مشہور ہو، لیکن امام موصوف کی شرط کی مطابق نہ ہو اور قابلِ حجت نہ ہو، اس روایت سے امام موصوف استیناس فرماتے ہیں اور پھر اپنی شرط کے مطابق روایت سے اس کی تائید پیش کرتے ہیں، مثلاً:

۱:-’’کتاب الإیمان‘‘میں’’باب کفران العشیر وکفر دون کفر.‘‘ (۲۲)

۲:-’’باب ظلم دون ظلم.‘‘ (۲۳)

یہ دونوں جملے اس اثر کا جزء ہیں، جسے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے’’الدر المنثور‘‘میں ایک جماعت سے منسوب کیا ہے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے (۲۴)، جبکہ امام احمد اور محمد بن نصر رحمہما اللہ نے’’کتاب الإیمان‘‘میں عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے قول کی حیثیت سے ذکر کیا ہے۔ (۲۵)

۳:-’’کتاب الوضوء‘‘میں’’باب لاتقبل صلاۃ بغیر طھور.‘‘ (۲۶)

۴:-’’کتاب الزکوۃ‘‘میں’’باب لاتقبل صدقة من غلول.‘‘ (۲۷)

یہ دونوں جملے امام مسلم اور اصحاب سنن رحمہم اللہ کی روایت کردہ ایک حدیث کا حصہ ہیں۔ (۲۸)

۵:-’’کتاب الحیض‘‘میں’’باب تقضي الحائض المناسک کلّھا إلا الطواف بالبیت.‘‘ (۲۹)

یہ اس حدیث کے الفاظ ہیں، جسے امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے، اس روایت کی سند میں’’جابر جعفی‘‘ہے۔ (۳۰) اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے’’المعجم الصغیر‘‘ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، اس روایت میں’’حتّی تطھر‘‘ کے الفاظ کا اضافہ ہے اور اس کی سند میں’’نصیف جزری‘‘ہے۔ (۳۱)

۶:-’’أبواب السترة‘‘میں’’باب سترة الإمام سترة من خلفه‘‘ (۳۲)، یہ اس حدیث کے الفاظ ہیں، جسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے’’المعجم الأوسط‘‘میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے، البتہ اس روایت میں’’لمن خلفه‘‘کے الفاظ ہیں، امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:’’اس روایت میں ’’سوید بن عبدالعزیز‘‘متفرد ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔‘‘ (۳۳) نیز امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُن کے قول کی حیثیت سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ (۳۴)

۷:-''أبواب الجماعة ''میں''باب اثنان فما فوقها جماعة '' [۳۵]، یہ اس حدیث کے الفاظ ہیں، جسے امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے [۳۶]، (مؤرخ) ابن سعد (ج:۷، ص:۱۵۷) اور امام بغوی رحمہما اللہ نے حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے [۳۷]، امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الأفراد'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے [۳۸]، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے [۳۹] اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''المعجم الأوسط ''میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے [۴۰] اور سبھی نے اسے مرفوع نقل کیا ہے، نیز اس کی سندیں کلام سے خالی نہیں۔

۸:-''أبواب الجماعة''میں''باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة'' [۴۱]، اس حدیث کے الفاظ کو امام مسلم، اصحابِ سنن، امام ابن خزیمہ اور امام ابنِ حبان رحمہم اللہ نے عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة رضي الله عنه کی سند سے روایت کیا ہے [۴۲]، اس کے مرفوع ہونے یا عمرو بن دینار پر موقوف ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عمرو بن دینار سے موقوفاً نقل کیا ہے۔ یہ روایت امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی ہے [۴۳]، کہا گیا ہے کہ اسی اختلاف کی بنا پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو موصولاً نہیں لائے۔

۹:-''أبواب الصفوف''میں''باب إقامة الصفّ من تمام الصلاة'' [۴۴]، یہ الفاظ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیے ہیں۔ [۴۵]

۱۰:-ایک اور ترجمہ یوں قائم فرمایا ہے:''المرأة وحدها تكون صفًّا '' [۴۶]، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں: ''یہ الفاظ امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے نقل کیے ہیں۔'' [۴۷] میں کہتا ہوں: امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے:''المرأة وحدها صفّ ''اور فرمایا:''یہ حدیث موضوع ہے، اسے اسماعیل بن یحییٰ بن عبداللہ تیمی نے گھڑا ہے۔'' [۴۸] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تصور بعید ہے کہ وہ اس موضوع حدیث کی طرف اشارہ فرمائیں، واللہ اعلم!

۱۱:-''كتاب الجنائز ''میں''باب الكفن من جميع المال '' [۴۹]، یہ الفاظ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے'' المعجم الأوسط ''میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیے ہیں [۵۰] اور امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے''كتاب العلل ''میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ذکر کیے ہیں، نیز اپنے والد امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔ [۵۱]

۱۲:-''كتاب الصوم ''میں''باب شهرا عيدٍ لاينقصان '' [۵۲]، یہ الفاظ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیے ہیں، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے''فتح الباري '' (ج:۴، ص:۱۲۴) میں ذکر کیا ہے۔ [۵۳]

۱۳:-''باب الأمراء من قريش '' [۵۴]، یہ الفاظ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں (ملتے) ہیں۔ [۵۵]

نوعِ دوم

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کبھی حدیث کے الفاظ میں تصرف کرکے ترجمہ قائم کرتے ہیں۔

نوعِ سوم

اکثر وبیشتر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے الفاظ میں ترجمہ قائم کرتے ہیں، جیسے: ’’باب الفهم في العلم‘‘(۵۶)، ’’باب من جعل لأهل العلم أيامًا معلومةً‘‘ (۵۷)

پھر اس نوع کی مختلف صورتیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱:- کبھی مبہم ترجمہ قائم کرتے ہیں، جبکہ انہیں توقف ہو، یا وہاں اور کوئی احتمال بھی ہو، جیسے: ’’كتاب الجنائز‘‘ میں یوں ترجمہ قائم کیا ہے: ’’باب ما جاء في قاتل النفس‘‘(۵۸)، یہ نکتہ علامہ ابن المنیر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے(۵۹) اور ’’باب الرجل يوضئ صاحبه‘‘ (۶۰)، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ذکر فرمائی ہے۔(۶۱)

۲:- کبھی کسی پہلو کے جزم کے بغیر ترجمہ لاتے ہیں اور اس کے مختلف اسباب ہوتے ہیں:

۱:..... کبھی بیانِ توسع کے لیے ایسا کرتے ہیں، جیسے: ’’باب ما يقول بعد التكبير‘‘، اس عنوان کے تحت ثناء کہنے کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں اور ’’الحمد لله رب العالمين‘‘ سے آغاز کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے۔(۶۲)

۲:..... کبھی مسئلہ میں اختلاف کی بنا پر ایسا کرتے ہیں، جیسے: ’’باب أبوال الإبل‘‘ (۶۳)، ’’باب إذا صلّى، ثمّ أمّ قوما‘‘ (۶۴) اور ’’باب كتابة العلم‘‘ (۶۵) عند الحافظ.

۳:..... کبھی روایات کے اختلاف کی بنا پر یہ انداز اختیار کرتے ہیں، جیسے: ’’باب إذا حنث ناسيًا‘‘.(۶۶)

۴:..... کبھی دلیل میں احتمال کی بنا پر یہ اسلوب اپناتے ہیں، جیسے: ’’باب إذا أسلمت المشركة و النصرانية تحت الذمّي و الحربي‘‘. (۶۷)

۳:- کبھی مسئلہ کے اختلافی ہونے کے باوجود دلیل قوی ہونے کی بنا پر جزم کے ساتھ ترجمہ قائم کرتے ہیں، مثلاً: ’’باب وجوب صلاة الجماعة‘‘ (۶۸)، ’’باب التيمم للوجه و الكفين‘‘ (۶۹)، ’’باب التيمم ضربة‘‘ (۷۰) اور ’’باب الأذان بعد ذهاب الوقت‘‘. (۷۱)

۴:- کبھی استفہامیہ انداز میں ترجمہ لاتے ہیں اور اس کی مختلف وجوہ ہوتی ہیں:

۱:..... دلیل میں احتمال کی بنا پر، جیسے: ’’باب هل ينفخ فيهما؟‘‘(۷۲) اور ’’باب هل يقول: إني صائم إذا شتم؟‘‘(۷۳)

۲:.....مسئلہ میں تفصیل کی جانب اشارہ کی غرض سے، مثلاً: ''باب هل تصلّي المرأة في ثوب حاضت فيه؟''(۷۴)، ''باب هل يمضمض من اللبن؟''(۷۵)، ''باب هل يُدخِل الجنب يدهٗ في الإناء؟''(۷۶)، ''باب هل تُكسَر الدِنان التي فيها الخمر؟''(۷۷) اور ''باب هل يخرج من المسجد لِعلّة؟'' (۷۸)

۳:.....حدیث میں ہی سوال وجواب ہو، جیسے: ''هل يسافر بالجارية قبل أن يستبرئها؟''(۷۹)

۴:.....روایات میں اختلاف کی بنا پر، جیسے: ''باب هل يستخرج السحر؟'' (۸۰)

۵:-کبھی مختلف اسباب کی بنا پر ''من قال كذا'' یا ''من فعل كذا'' کے الفاظ کے ساتھ ترجمہ قائم کرتے ہیں:

۱:.....بیانِ احتمال کے لیے۔

۲:.....اپنے نزدیک مختار قول میں، جیسے: ''باب من لم يتوضأ إلاّ من المَخرجَين'' (۸۱) اور ''باب من لم يتوضأ إلاّ من الغشي المثقّل'' (۸۲)

۳:.....علامہ برماوی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول: کبھی تعمیم کی غرض سے اس پہلو کی جانب اشارہ کرنے کے لیے ایسا ترجمہ لاتے ہیں کہ حکم عام ہے، اگرچہ فاعل متعین ہو، جیسے: ''باب من برک عند الإمام أو المحدّث''(۸۳)، ''باب من رفع صوتهٗ بالعلم''(۸۴)، ''باب من قعد حيث ينتهي به المجلس''(۸۵) اور ''باب من تبرّز علٰى لَبِنتين''(۸۶)

۴:.....کبھی اجماعی مسئلہ میں بھی ایسا عنوان لاتے ہیں، جیسے: ''باب من قال: لم يترک النبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم إلاّ ما بين الدفَّتين'' (۸۷)، گویا اجماع کا مستند و بنیاد ذکر کرنا مقصود ہے۔

۶:-(عرب) قوم کے آداب کے ساتھ بھی ترجمہ قائم کرتے ہیں، مثلاً: ''باب من برک''(۸۸) ''باب من قعد''(۸۹) اور ''باب من رفع صوته بالعلم'' (۹۰)

۷:-ترجمہ سے تاریخی واقعہ کی جانب بھی اشارہ فرماتے ہیں، جیسے: ''باب ذكر قحطان''(۹۱) اور ''باب قصة زمزم''. (۹۲)

۸:-کسی مسئلہ کا ترجمہ لاتے ہیں اور پھر فائدہ پر تنبیہ کی غرض سے ضمنی مسئلہ بھی لاتے ہیں، گویا باب دَر باب ہوتا ہے، اس کے نظائر ''كتاب بدء الخلق'' میں کئی ہیں، اور ''كتاب بدء الخلق'' کے علاوہ بھی بہت سے مقامات پر ایسے تراجم آئے ہیں۔

۹:-کبھی کسی خاص فائدہ پر تنبیہ کے لیے ایسا ترجمہ بھی لاتے ہیں، جس کا زیادہ فائدہ نہیں ہوتا، جیسے: ''باب قول الرجل: فاتتنا الصلاة''(۹۳)، اس موقع پر ان لوگوں کی تردید مقصود ہے جو یہ کہنا پسند نہیں کرتے۔ یہ نکتہ حافظ ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح العمدة'' (ج:۱،ص:۶۴) میں ذکر کیا ہے۔(۹۴)

۱۰:- بسا اوقات مخالف پر رد کے لیے ترجمہ لاتے ہیں، جیسا کہ حافظ ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ (ج:۱،ص:۶۴) نے ذکر کیا ہے۔ (۹۵)

۱۱:-کبھی کسی مشکل کی وضاحت کے لیے ترجمہ قائم کرتے ہیں، جیسے: ''**باب ترک الحائض الصوم**'' (۹۶)، چونکہ روزہ میں طہارت شرط نہیں، اس بنا پر اشارہ فرمایا کہ یہ ''حکم تعبُّدی'' ہے۔

۱۲:-حکم کی ابتداذکر کرنے کے لیے ترجمہ لاتے ہیں، جیسے: ''**باب بدء الوحي**''(۹۷)، ''**باب بدء الحيض**''(۹۸)، ''**باب بدء الأذان**''(۹۹)، ''**باب بدء السلام**''(۱۰۰) اور ''**كتاب بدء الخلق**''(۱۰۱)، ایسے تراجم امام موصوف کے علاوہ امام عبدالرزاق اور امام ابوداود رحمہما اللہ کے ہاں بھی پائے جاتے ہیں۔

۱۳:-کبھی اس انداز سے ترجمہ لاتے ہیں کہ مختلف روایات کے درمیان جمع وتطبیق ہو جائے، مثلاً: ''**باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول إلا عند البناء جدار و نحوه**''(۱۰۲)، اس ترجمہ میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی مطلقاً ممانعت پر مبنی حدیث اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اباحت وجواز پر مشتمل روایت کے درمیان پہلی روایت کو صحرا و بیابان پر اور دوسری روایت کو حائل پر محمول کر کے تطبیق دی ہے۔ اسی طرح ''**باب يعذّب الميّت ببعض بكاء أهله عليه**'' (۱۰۳)

۱۴:-کبھی ایسے الفاظ کے ساتھ ترجمہ قائم کرتے ہیں کہ جن کا ظاہر مقصود نہیں ہوتا، جیسے: ''**باب من أدرک رکعة من العصر قبل الغروب**''. (۱۰۴)

۱۵:- دو یا دو سے زیادہ اُمور کا ترجمہ لاتے ہیں اور ان میں سے بعض سے متعلق حدیث اس نکتہ کی جانب اشارہ کے لیے لے آتے ہیں کہ جن اُمور کی دلیل ذکر نہیں کی، وہ ثابت نہیں، مثلاً: ''**باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها**'' (کذا) (۱۰۵) کا ترجمہ قائم کرنے کے بعد (حدیث لاکر) قبلیّت کی نفی فرمادی، یہ نکتہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔ (۱۰۶)

۱۶:- کئی امور کا ترجمہ اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے لاتے ہیں کہ (اس مسئلہ کے متعلق) ان کے پاس حدیث ہے، جیسے: ''**باب التقاضي والملازمة في المسجد**''(۱۰۷)

۱۷:- دو یا زیادہ اُمور کا ترجمہ قائم کرتے ہیں اور اپنے علاوہ کسی اور (محدث) کے ہاں موجود حدیث کی جانب اشارہ کرتے ہیں، جیسے: ''**باب کنس المسجد والتقاط الخِرَق**''(۱۰۸)

۱۸:- ترجمہ ذکر کرتے ہیں اور جانبین کے دلائل کی جانب اشارہ کے لیے اس کے تحت مختلف احادیث ذکر کرتے ہیں۔

۱۹:-کبھی شرط کے ساتھ یوں ترجمہ قائم کرتے ہیں: ''**إذا کان کذا**'' یا اس جیسے الفاظ اور پھر جواب ذکر کرتے ہیں:

ا:.....اکثر وبیشتر مرفوع حدیث سے جواب لاتے ہیں، جیسے: ''**باب إذا وهب هبة فقبضها**

الآخر ولم یقل: قبلت ''(ص:۳۵۴)(۱۰۹)، ''باب إذا وھب جماعة لقوم ''(ص:۳۵۵)(۱۱۰) ''باب إذا أعتق عبداً بین اثنین أو أمة بین شرکاء ''(۱۱۱)، اور''باب إذا کسر قصعة أو شیئاً لغیرہ''(ص:۳۳۷)(۱۱۲)

۲:.....کبھی آثار سے جواب لاتے ہیں، جیسے:''باب إذا أقرضه إلٰی أجل مسمّی ''، اور اس کے بعد لکھا:''وقال ابن عمرؓ في القرض إلی أجل: لابأس به. '' (ص:۳۲۳)(۱۱۳)

''باب ھل تُکسَر الدِنان وإن کسر صنمًا أو صلیبًا و طنبورًا و ما لاینتفع بخشبه؟'' آگے رقمطراز ہیں:''وأتی شریح في طنبور کُسِر، فلم یقض فیه بشيء'' (ص:۳۳۶)(۱۱۴) اور ''باب إذا وھب دیناً علی رجل ''. آگے لکھتے ہیں:''قال شعبة عن الحکم: ھو جائز ''. (مسئلہ میں) اختلاف کی صورت میں سلف کی زبانی جواب لاکر یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ میرا اختیار کردہ قول ہی سلف کے ہاں معمول بہ ہے۔(ص:۳۵۴)(۱۱۵)

۳:.....کبھی صراحۃً جواب لاتے ہیں، مثلاً:''باب إذا وقف أرضًا ولم یبیّن الحدود فھو جائز ''اور''باب إذا وقف جماعة أرضًا مشاعًا فھو جائز '' (ص:۳۸۸)(۱۱۶)، ''باب إذا وکّل المسلم حربیًّا في دارالحرب و دارالإسلام جاز '' (ص:۳۰۸)(۱۱۷) اور''باب إذا أعتق نصیبًا في عبد، ولیس لهٗ مال استُسعِيَ العبد غیرَ مشقوق علیه علی نحو الکتابة'' (ص:۳۴۳)(۱۱۸)

حافظ ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ ''شرح العمدة''(ص:۲۴) میں رقم طراز ہیں:

''اصحابِ تصانیف، احادیث سے مستنبط معانی کی جانب اشارہ کے لیے ان پر جو تراجم قائم کرتے ہیں، ان کے تین مرتبے ہیں:

۱:.....بعض تراجم مرادی معنی پر دلالت میں ظاہر، واضح اور مطلوبہ فوائد کے حامل ہوتے ہیں۔

۲:.....بعض مراد پر دلالت میں خفی، بعید اور غیر مناسب ہوتے ہیں، تکلف کے بغیر چل نہیں پاتے۔

۳:.....بعض تراجم مراد پر دلالت میں واضح ہوتے ہیں، لیکن ان کا فائدہ قلیل ہوتا ہے، انہیں بھی مستحسن کہنا دشوار ہے، مثلاً: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ لایا ہے:''باب السواک عند رمي الجمار. ''

(کذا في مقالة الشیخ وکتاب ابن دقیق العید، ولم أطلع علیه في الصحیح، ولعلهٗ: باب السؤال والفتیا عند رمي الجمار، واللّٰہ أعلم)

یہ تیسری قسم- جس کا فائدہ ظاہر نہیں ہوتا- اس صورت میں مستحسن ہوجاتی ہے، جب مراد میں کوئی ایسا معنی موجود ہو جو خصوصی تذکرہ کا متقاضی ہو، جبکہ بادی النظر میں اس معنی پر اطلاع نہ ہونے کی بنا پر وہ ترجمہ مستحسن نہیں لگتا۔

۱:.....پھر کبھی اس کا سبب مسئلہ میں کسی ایسے مخالف پر رد ہوتا ہے جس کا قول مشہور نہ ہو، جیسے:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ترجمہ قائم کیا ہے: ’’باب قول الرجل: ما صلّینا ‘‘؛ کیونکہ بعض حضرات سے یوں کہنے کی کراہت منقول ہے، امام موصوف نے نبی کریم ﷺ کے فرمان ’’إنْ صلّیتُھا‘‘ (صحیح مسلم) یا ’’ماصلّیتُھا‘‘ (صحیح بخاری) سے قائل پر رد فرمایا ہے۔

۲:.....کبھی اس کا سبب لوگوں کے درمیان پھیلے ہوئے کسی بے بنیاد فعل پر رَد ہوتا ہے، چنانچہ اس فعل کے فاعل پر رد کے لیے حدیث ذکر کی جاتی ہے، جیسے: اسی مقام پر لوگوں کے درمیان ’’ماصلّینا‘‘ کہنے سے اجتناب مشہور ہو، اگرچہ کسی سے اس کی کراہت صحیح طور پر ثابت نہ ہو۔

۳:.....کبھی کسی واقعہ کے ساتھ خاص معنی کی بنا پر ترجمہ لایا جاتا ہے، جیسے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ’’وطرف السواک علی لسانه يقول: أع أع ‘‘اس حدیث پر یوں ترجمہ قائم کیا ہے: ’’باب استیاک الإمام بحضرة رعيته ‘‘، کیونکہ مسواک کرنا ہلکے اور چھوٹے کاموں میں سے ہے اور عام طور پر اس کے ساتھ تھوک وغیرہ بھی خارج ہو جاتا ہے، اس بنا پر شاید بعض لوگوں کو یہ خیال ہو کہ یہ عمل مخفی ہونا چاہیے اور لوگوں کے سامنے نہیں کیا جانا چاہیے۔ فقہاء نے بہت سے مقامات میں اس معنی کا اعتبار کیا ہے اور وہ اسے ’’حفظِ مروءت‘‘ کا نام دیتے ہیں، یہ حدیث یہی نکتہ بیان کرنے کے لیے لائی گئی ہے کہ مسواک کرنا ایسے امور میں سے نہیں جو مخفی رہنے کا تقاضا کرتے ہیں اور امام وحاکم کو رعایا کے سامنے نہیں کرنے چاہئیں اور مقصد اس عمل کو عبادات اور باعثِ ثواب اُمور میں داخل کرنا ہے، واللہ اعلم۔‘‘ (۱۱۹)

حواشی وحوالہ جات

۱ :–كتاب الإيمان، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : بني الإسلام على خمس، (۱/۵)، قديمى.
۲ :– كتاب الإيمان، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : أنا أعلمكم بالله إلخ، (۱/۹)
۳ :– كتاب العلم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : رب مبلغ أوعى من سامع، (۱/۱۶)
۴ :– كتاب العلم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : اللّهم علمه الكتاب، (۱/۱۷)
۵ :– كتاب الصلاة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : جعلت لي الأرض مسجدا وطهورا، (۱/۱۶۲)
۶ :– كتاب الجنائز، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : إنا بک لمحزونون، (۱/۱۷۴)
۷ :– كتاب المناسک، باب الخطبة أيام منى، (۱/۲۳۵)
۸ :– كتاب الإيمان،باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : الدين النصيحة إلخ، (۱/۱۳)
۹ :– صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة، (۱/۵۴)، قديمى
۱۰ :– كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : إذا توضأ فليستنشق بمنخره الماء، (۱/۲۵۹)
۱۱ :– صحيح مسلم،كتاب الطهارة، باب الإيتار في الاستنثار والاستجمار، (۱/۱۲۴)
۱۲ :– كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : لايمنعنكم من سحوركم أذان بلال، (۱/۲۵۷)
۱۳ :– جامع الترمذي، أبواب الصوم، باب ماجاء في بيان الفجر، (۱/۱۱۵)، قديمى
۱۴ :– صحيح مسلم،كتاب الصيام، باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر إلخ، (۱/۳۵۰۹)
۱۵ :– كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، (۱/۶)
۱۶ :– كتاب العلم، باب من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين، (۱/۱۶)
۱۷ :– كتاب الصلاة، باب ليبصق عن يساره أو تحت قدمه، (۱/۵۹)

۱۸:– كتاب الأذان، باب ما أدركتم فصلوا، وما فاتكم فأتموا، (۱/۸۸)
۱۹:– كتاب الأذان، باب إنما جعل الإمام ليؤتم به، (۱/۹۵)
۲۰:– كتاب الجنائز، باب ليس منا من شق الجيوب، (۱/۱۷۲)
۲۱:– كتاب الجنائز، باب ليس منا من ضرب الخدود، (۱/۱۷۳)
۲۲:– كتاب الإيمان، باب كفران العشير وكفر دون كفر، (۱/۸)
۲۳:– كتاب الإيمان، باب ظلم دون ظلم، (۱/۹)
۲۴:– الدر المنثور، سورة المائدة، آیت :۴۷، (۳/۸۷)، دار الفكر بيروت
۲۵:– فتح الباري لابن حجر، كتاب الإيمان، باب كفران العشير وكفر دون كفر، (۱/۸۳)، وباب ظلم دون ظلم (۱/۸۷)، فتح الباري لابن رجب الحنبلي، كتاب الإيمان، باب ظلم دون ظلم (۱/۱۴۶)، مكتبة الغرباء الأثرية، ۱۴۱۷ھ.
۲۶:– كتاب الوضوء، باب لاتقبل صلاة بغير طهور، (۱/۲۵)
۲۷:– كتاب الزكوة، باب لاتقبل صدقة من غلول، (۱/۱۸۹)
۲۸:– صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، (۱/۱۱۹)
– سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، (ص :۹)، ايج ايم سعيد.
– جامع الترمذي، أبواب الطهارة، باب ما جاء لاتقبل صلاة بغير طهور، (۱/۳)
– سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء ،(۱/۳۳) وكتاب الزكوة، باب الصدقة من غلول، (۱/۳۴۹)
–سنن ابن ماجة، أبواب الطهارة وسننها، باب لايقبل اللّٰه صلاة بغير طهور، (ص :۲۴)
۲۹:– كتاب الحيض، باب تقضي الحائض المناسک إلا الطواف بالبيت، (۱/۴۴)
۳۰:– مصنف ابن أبي شيبة، كتاب المناسک، باب في الحائض ما تقضي من المناسک، (۳/۲۹۶)، مكتبة الرشد، الرياض.
۳۱:– المعجم الصغير، باب الحاء، من اسمه الحسن، (۱/۲۲۸)، المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان.
۳۲:– كتاب الصلاة، باب سترة الإمام سترة من خلفه، (۱/۱۷)
۳۳:– المعجم الأوسط، باب الألف، من اسمه :أحمد (۱/۱۴۷)، دارالحرمين ، القاهرة، مصر. فتح الباري، كتاب الصلاة، باب سترة الإمام سترة من خلفه (۱/۵۷۲) ."المعجم الاوسط "کے مطبوعہ نسخے میں "من خلفه "کے الفاظ ہیں، جبکہ "فتح الباري" میں "المعجم الأوسط" کے حوالے سے ہی "لمن خلفه" کے الفاظ مذکور ہیں، بظاہر نسخوں کا اختلاف معلوم ہو رہا ہے، یا ممکن ہے کہ مولانا رحمہ اللہ نے "فتح الباري" سے ہی حوالہ دیا ہو۔
۳۴:– مصنف عبد الرزاق،كتاب الصلاة، باب سترة الإمام سترة من وراءه، (۲/۱۸)، المكتب الإسلامي بيروت، لبنان.
۳۵:– كتاب الأذان، باب إثنان فما فوقها جماعة، (۱/۹۰)
۳۶:– سنن ابن ماجة، أبواب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الإثنا ن جماعة، (ص : ۶۹)
۳۷:– الطبقات الكبرى، ترجمة أبوأمامة الباهلي، (۷/۴۱۵)، دار صادر ، بيروت، لبنان. معجم الصحابة لأبي القاسم البغوي، (۲/۱۰۷) مكتبة دارالبيان، كويت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰م
۳۸:– الأفراد للدارقطني، امام دارقطنی رحمہ اللہ کی یہ کتاب کامل دست یاب نہیں، کچھ اجزاء ملتے ہیں، سردست تلاش کے باوجود یہ حوالہ ہمیں نہیں مل سکا۔
۳۹:– السنن الكبرى، كتاب الصلاة، باب الإثنين فما فوقها جماعة، (۳/۹۸)، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.
۴۰:– المعجم الأوسط، باب الميم، من اسمه محمد، (۶/۳۶۳) .
۴۱:– كتاب الأذان، باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، (۱/۹۱)
۴۲:– صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب كراهة الشروع في نافلة إلخ، (۱/۲۴۷)
– سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب إذا أدرک الإمام ولم يصل ركعتي الفجر، (۱/۱۸۰)
– جامع الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، (۱/۹۶)
– سنن النسائي، كتاب الإمامة والجماعة، ما يكره من الصلاة عند الإقامة، (۱/۱۳۹)
– سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، (ص :۸۰)
–صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب النهي عن أن يصلي ركعتي الفجر بعد الإقامة الخ، (۲/۱۶۹)، المكتب الإسلامي، بيروت، لبنان.
– صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب فرض متابعة الإمام، (۵/۵۶۶)، مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان.
۴۳:– مصنف عبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، (۲/۴۳۶) .
۴۴:– كتاب الأذان، باب إقامة الصف من تمام الصلاة، (۱/۱۰۰)
۴۵:– مصنف عبدالرزاق، كتاب الصلاة، باب الصفوف (۲/۴۴)، البتہ "مصنف عبد الرزاق" میں "من تمام الصلاة إقامة الصف" کے الفاظ ہیں۔

۴۶:– کتاب الأذان ، باب المرأة وحدها تكون صفا (۱/۱۰۰)
۴۷:– فتح الباري، كتاب الأذان،باب المرأة تكون وحدها تكون صفا، (۲/۲۱۲)
۴۸:– التمهيد لما في الموطا من المعاني والأسانيد (۱/۲۶۸) ، وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية .
۴۹:– كتاب الجنائز، باب الكفن من جميع المال، (۱/۱۷۰)
۵۰:– المعجم الأوسط، باب الميم، من اسمه : محمد، (۷/۲۴۵)
۵۱:– العلل لابن أبي حاتم، علل أخبار رويت في الغزو والسير، (۳/۵۷۳–۵۷۴) ، مطابع الحميضي.
۵۲:– كتاب الصوم، باب شهرا عيد لا ينقصان، (۱/۲۵۶)
۵۳:– فتح الباري، كتاب الصوم، باب شهرا عيد لا ينقصان، (۴/۱۲۴)
۵۴:– كتاب الأحكام، باب الأمراء من قريش، (۲/۱۰۵۷)
۵۵:– مسند أحمد، مسند البصريين،حديث أبي برزة الأسلمي، (۳۳/۴۲) ، مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان.
۵۶:– كتاب العلم، باب الفهم في العلم، (۱/۱۶)
۵۷:– كتاب العلم، باب من جعل لأهل العلم أياما معلومة، (۱/۱۶)
۵۸:– كتاب الجنائز، باب ما جاء في قاتل النفس، (۱/۱۸۲)
۵۹:– فتح الباري، كتاب الجنائز، باب ما جاء في قاتل النفس، (۳/۲۲۶)
۶۰:– كتاب الوضوء، باب الرجل يوضئ صاحبه، (۱/۳۰)
۶۱:– فتح الباري، كتاب الوضوء، باب الرجل يوضئ صاحبه، (۱/۲۸۵)
۶۲:– كتاب الأذان، باب ما يقول بعد التكبير، (۱/۱۰۲–۱۰۳)
۶۳:– كتاب الوضوء، باب أبوال الإبل ألخ، (۱/۳۶)
۶۴:– كتاب الأذان، باب إذا صلى، ثم أم قوما، (۱/۹۸)
۶۵:– كتاب العلم، باب كتابة العلم، (۱/۲۱)
۶۶:– كتاب الأيمان والنذور، باب إذا حنث ناسيا في الأيمان، (۲/۹۸۹)
۶۷:– كتاب الطلاق، باب إذا أسلمت المشركة أو النصرانية تحت الذمي أو الحربي، (۲/۷۹۶)
۶۸:– كتاب الأذان، باب وجوب صلاة الجماعة، (۱/۸۹)
۶۹:– كتاب التيمم، باب التيمم للوجه والكفين، (۱/۴۸)
۷۰:– كتاب التيمم، باب التيمم ضربة، (۱/۵۰)
۷۱:– كتاب مواقيت الصلاة، باب الأذان بعد ذهاب الوقت، (۱/۸۳)
۷۲:– كتاب التيمم، باب هل ينفخ فيهما؟، (۱/۴۸)
۷۳:– كتاب الصوم، باب هل يقول : إني صائم إذا شتم، (۱/۲۵۵)
۷۴:– كتاب الحيض، باب هل تصلي المرأة في ثوب حاضت فيه، (۱/۴۵)
۷۵:– كتاب الوضوء، باب هل يمضمض من اللبن؟، (۱/۳۴)
۷۶:– كتاب الغسل، باب هل يدخل الجنب يده في الإناء ؟الخ، (۱/۴۰)
۷۷:– أبواب المظالم والقصاص، باب هل تكسر الدنان التى فيها الخمر؟ إلخ، (۱/۳۳۶)
۷۸:– كتاب الأذان، باب هل يخرج من المسجد لِعلة؟، (۱/۸۹)
۷۹:– كتاب البيوع، باب هل يسافر بالجارية قبل أن يستبرئها؟، (۱/۲۹۷)
۸۰:– كتاب الطب، باب هل يستخرج السحر، (۲/۸۵۸)
۸۱:– كتاب الوضوء، باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين إلخ، (۱/۲۹)
۸۲:– كتاب الوضوء، باب من لم يتوضأ إلا من الغشي المثقل، (۱/۳۰)
۸۳:– كتاب العلم، باب من برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، (۱/۲۰)
۸۴:– كتاب العلم، باب من رفع صوته بالعلم، (۱/۱۴)
۸۵:– كتاب العلم، باب من قعد حيث ينتهي به المجلس إلخ، (۱/۱۵)
۸۶:– كتاب الوضوء، باب من تبرز على لبنتين، (۱/۲۶)
۸۷:– كتاب فضائل القرآن، باب من قال : لم يترك النبي صلى الله عليه وسلم إلا مابين الدفتين، (۲/۷۵۱)

۸۸:- كتاب العلم، باب من برک على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، (۱/۲۰)
۸۹:- كتاب العلم، باب من قعد حيث ينتهي به المجلس،إلخ، (۱/۱۵)
۹۰:- كتاب العلم، باب من رفع صوته بالعلم، (۱/۱۴)
۹۱:- كتاب المناقب، باب ذكر قحطان، (۱/۴۹۸)
۹۲:- كتاب المناقب، باب قصة زمزم، (۱/۴۹۹)
۹۳:- كتاب الأذان، باب قول الرجل : فاتتنا الصلاة، (۱/۸۸)
۹۴:- شرح عمدة الأحكام، كتاب الصلاة، باب المواقيت، (ص :۲۳۲) ، دار ابن حزم، ۱۴۲۳ھ
۹۵:- أيضًا. ۹۶:- كتاب الحيض، باب ترک الحائض الصوم، (۱/۴۴)
۹۷:- باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، (۱/۲)
۹۸:- كتاب الحيض، باب كيف كان بدء الحيض إلخ، (۱/۴۳)
۹۹:- كتاب الأذان، باب بدء الأذان إلخ، (۱/۸۵)
۱۰۰:- كتاب الاستيذان، باب بدء السلام، (۲/۹۱۹)
۱۰۱ :- كتاب بدء الخلق (۱/۴۵۳)
۱۰۲:- كتاب الوضوء ، باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول إلا عند البناء جدار أو نحوه، (۱/۲۶)
۱۰۳:- كتاب الجنائز، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه، (۱/۱۷۱)
۱۰۴:- كتاب مواقيت الصلاة، باب من أدرک ركعة من العصر قبل الغروب، (۱/۷۹)
۱۰۵:- كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها، (۱/۱۲۸)
۱۰۶:- زاد المعاد في هدي خير العباد، فصل في هديه صلى الله عليه وسلم في الخطبة (۱/۴۱۸) ، موسسة الرسالة، بيروت، لبنان.
۱۰۷:- كتاب الصلاة، باب التقاضي والملازمة في المسجد، (۱/۶۵)
۱۰۸:- كتاب الصلاة، باب كنس المسجد والتقاط الخرق الخ، (۱/۶۵)
۱۰۹:- كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب إذا وهب هبة فقبضها الآخر ولم يقل : قبلت، (۱/۳۵۴)
۱۱۰:- كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب إذا وهب جماعة لقوم إلخ، (۱/۳۵۵)
۱۱۱:- كتاب العتق، باب إذا أعتق عبدا بين إثنين أو أمة بين الشركاء ، (۱/۳۴۲)
۱۱۲:- أبواب المظالم والقصاص، باب إذا كسر قصعة أو شيئا لغيره، (۱/۳۳۶)
۱۱۳:- كتاب في الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس، باب إذا أقرضه إلى أجل مسمى إلخ، (۱/۳۲۳)
۱۱۴:- أبواب المظالم والقصاص، باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر؟ إلخ، (۱/۳۳۶)
۱۱۵:- كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب إذا وهب دينا على رجل، (۱/۳۵۴)
۱۱۶:- كتاب الوصايا، باب إذا وقف أرضا ولم يبين الحدود فهو جائز، وباب إذا وقف جماعة أرضا مشاعا فهو جائز، (۱/۳۸۸)
۱۱۷ :- كتاب الوكالة، باب إذا وكل المسلم حربيا في دار الحرب أو دار الإسلام جاز، (۱/۳۰۸)
۱۱۸ :- كتاب العتق، باب إذا أعتق نصيبا في عبد وليس له مال استسعي العبد غير مشقوق عليه على نحو الكتابة، (۱/۳۴۳)
۱۱۹ :- شرح عمدة الأحكام، كتاب الطهارة، باب السواک، (ص:۱۲۵-۱۲۶)

(جاری ہے)

حاجی عبدالمجید ویجارزمزی کے صاحبزادے اور جامعہ کے اساتذہ مفتی زبیر عبدالمجید صاحب اور مولانا شعیب عبدالمجید صاحب کے بھائی حاجی توفیق صاحب کا گزشتہ دنوں انتقال ہوا ہے، إنا لله وإنا إليه راجعون، اللّٰهم اغفر لهٗ وارحمه وعافه واعف عنه وأكرم نزلهٗ ووسّع مدخله ، آمين .
قارئینِ بینات سے اُن کے لیے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔

’’صحیح بخاری‘‘ کے ’’تراجمِ ابواب‘‘ سے متعلق چند اُصول

افاداتِ شیخ الحدیث مولانا محمد یونس جونپوری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا محمد یاسر عبداللہ
استاذ و رفیق شعبہ مجلس دعوت و تحقیق، جامعہ

(تیسری اور آخری قسط)

فصلِ دوم: ’’تراجم ابواب کے لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا طریقۂ استدلال

علامہ سندھی و دیگر محققین رحمہم اللہ کی تصریح اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے بیان کے مطابق صحیح بخاری کے تراجم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اکثر و بیشتر تراجم، دعوے کی صورت میں ہیں۔

(۲) بعض تراجم، حدیث کی تشریح اور اس کی مراد کی وضاحت کرتے ہیں، مثلاً:

۱:- کسی عام حدیث پر خاص ترجمہ قائم کرکے اس نکتے پر تنبیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیثِ عام کی مراد خاص ہے۔

۲:- کسی خاص حدیث پر عام ترجمہ لاکر اس جانب اشارہ کرتے ہیں کہ خصوصیت معتبر نہیں ہے، جیسے: ’’باب من برک عند الإمام أو المحدّث‘‘ (۱)

۳:- مقید ترجمہ کے تحت مطلق حدیث لاکر اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ حدیث کا اطلاق مقید ہے، جیسے: ’’باب الصُفرة والکُدرة بعد الطهر‘‘ (کذا) (۲) اور ’’باب لایبصُق عن یمینهٖ في الصلاة‘‘. (۳)

۴:- کبھی مطلق ترجمہ کے تحت مقید حدیث لاکر اس حدیث کے اطلاق کی جانب اشارہ کرتے ہیں، جیسے: ’’باب الجمع في السفر‘‘ کے تحت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث لائے ہیں، جو ’’جدّ به السیر‘‘ کی قید کے ساتھ مقید ہے (۴) اور ’’باب لیبصق عن یسار‘‘ کے تحت ایسی حدیث لائے ہیں جو نماز

کے ساتھ مقید ہے (۵)، اس میں اس جانب اشارہ ہے کہ نماز کی قید احترازی نہیں ہے، بلکہ بائیں جانب تھوکنا ہر حال میں مطلوب ہے۔

۵:- کبھی حدیث میں اجمال ہوتا ہے اور امام بخاریؒ ترجمہ کے ذریعہ تفسیر وتفصیل فرماتے ہیں۔

دعووں پر مشتمل تراجم کی بھی دو قسمیں ہیں: ظاہر اور خفی۔

(۱) ''ظاہر تراجم'' یعنی وہ تراجم جو حدیث سے صراحۃً ثابت ہوں، مثلاً: حدیث کے الفاظ ہی سے ترجمہ قائم کرکے یہ بتانا کہ یہ مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہے یا اس مسئلہ کی دلیل یہ حدیث ہے۔

(۲) ''خفی تراجم'' کے اثبات کے کئی طریقے ہیں:

۱:- کبھی ترجمہ کو (باب کے تحت حدیث کے بجائے) اپنی کتاب میں درج حدیث کے کسی اور طریق میں وارد الفاظ سے ثابت کرتے ہیں، جیسے:

۱:...... ''**باب الفُتيا وهو واقف على ظهر الدابة**'' (ص:۱۸) کے تحت مذکور حدیث میں سواری پر وقوف کا ذکر نہیں ہے (۶)، لیکن ''**كتاب الحج**'' میں (اسی حدیث کے دوسرے طریق میں) اس کا ذکر ہے اور اسی کی جانب اشارہ فرمایا ہے۔ (۷)

۲:...... ''**باب السمر في العلم**'' کے تحت حدیث میں ''سمر'' (عشا کے بعد باہمی گفتگو) کا ذکر نہیں (۸)، لیکن ''**كتاب التفسير**'' میں (اسی حدیث کے دوسرے طریق میں) ''سمر'' کا ذکر ہے۔ (۹)

۳:...... ''**باب التقاضي والملازمة في المسجد**'' کے تحت حدیث میں ملازمت (مقروض کا پیچھا کرنا) کا ذکر نہیں (۱۰)، لیکن ''**كتاب الخصومات**'' (ص:۳۲۷) میں (اسی روایت کے دوسرے طریق میں) ''ملازمت'' کا ذکر ہے (۱۱)، اس نوع کے مزید بہت سے نظائر موجود ہیں۔

۲:- کبھی دیگر محدثین کے ہاں حدیث کے بعض طرق کی جانب اشارہ کرتے ہیں، جیسے: ''**باب التقاط الخِرَق والقَذَى إلخ** (كذا)'' (۱۲) کے ترجمہ کو دیگر محدثین کی روایات سے ثابت کیا ہے اور ''**باب دلك المرأة نفسها**'' (۱۳) کے عنوان میں ''صحیح مسلم'' کی حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ (۱۴)

۳:- کبھی ترکِ استفسار سے استدلال فرماتے ہیں، جیسے: ''**باب وضوء الرجل مع امرأته وفضل وضوء المرأة**'' کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اثر لائے ہیں کہ انہوں نے گرم پانی سے اور نصرانی عورت کے گھر سے وضو فرمایا (۱۵)، اس اثر سے ترجمہ پر ترکِ استفسار کی بنا پر استدلال کیا ہے، اس نکتے کی جانب حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے متوجہ فرمایا ہے۔ (۱۶)

۴:- کبھی باب میں درج مجموعی احادیث سے ترجمہ پر استدلال فرماتے ہیں، جیسے: بعض شراح کے

نزدیک (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے) ’’باب بدء الوحي ‘‘ [17] میں یہی اسلوب اپنایا ہے، اسی طرح ’’باب الفُتیا بإشارۃ الید والرأس ‘‘(ص:۱۸) [18] میں بھی یہی اسلوب ہے۔ امام موصوف کی یہ عادت معروف ہے۔

۵:- کبھی عموم سے استدلال فرماتے ہیں، جیسے: ’’باب السؤال والفُتیا عند رمي الجِمار ‘‘ (ص:۲۳) کے تحت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں، جس میں ’’عند الجمرۃ ‘‘ کے الفاظ ہیں [19]، یہ الفاظ حالتِ رمی وغیرِ رمی دونوں کے لیے عام ہیں، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ شراح نے اس نکتے کی جانب توجہ دلائی ہے۔ [20]

۶:- کبھی اصل سے استدلال فرماتے ہیں، جیسے: ران کے ستر نہ ہونے پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے: ’’وفخذہٗ علی فخذي ‘‘ (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی) [21]، حالانکہ اس موقع پر درمیان میں کپڑا حائل ہونے کا احتمال ہے، لیکن ’’فخذ ‘‘ میں اصل، عضو ہے۔ اسی سے امام موصوف نے استدلال فرمایا ہے۔

۷:- اسی طرح اشارۃ النص، دلالۃ النص اور اقتضاء النص سے بھی استدلال فرماتے ہیں، جیسے اگلی سطور میں آپ کے سامنے آرہا ہے۔

۸:- کبھی ’’اولویت‘‘ (اولیٰ ہونے) سے استدلال فرماتے ہیں، جیسے: ’’باب التیمّن في الوضوء والغسل ‘‘ میں غسلِ میت کے متعلق حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث لائے ہیں: ’’ابدأن بمیامنھا ومواضع الوضوء منہ ‘‘ (اس خاتون کے دائیں جانب اور اس کے اعضاء وضو سے ابتدا کرو) [22]، اس حدیث سے زندہ کے لیے بطریقِ اولیٰ دائیں جانب سے ابتدا کو ثابت کیا ہے، اس لیے کہ یہی اصل ہے، اسی طرح ’’باب البول قائمًا وقاعدًا ‘‘ کے تحت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں کہ انہوں نے کھڑے ہوکر قضائے حاجت فرمائی [23] اور اس روایت سے بیٹھ کر قضائے حاجت کو بطریقِ اولیٰ ثابت کیا ہے۔

۹:- کبھی حدیث کے کسی ایک محتمل سے استدلال فرماتے ہیں، جیسے: ’’باب العَلَم في المُصلّی ‘‘ [24] کے تحت حدیث میں مذکور عَلَم میں دو احتمال ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کے زمانے) کی عید میں تھا یا آپ کے بعد، امام موصوف نے پہلے احتمال سے استدلال فرمایا ہے، یہی طریقۂ استدلال ’’باب الرجل یأتمّ بالإمام ‘‘ [25] میں بھی اپنایا ہے۔

۱۰:- کبھی التزام (دلالتِ التزامی) سے استدلال فرماتے ہیں، جیسے: ’’باب الماء الذي یغسل بہ شعر الإنسان ‘‘ [26] کے تحت انسانی بالوں کے پاک ہونے کو (حدیث کی) دلالتِ التزامی سے

ثابت کیا ہے، اس لیے کہ جب اس پانی سے وضو جائز ہے تو ثابت ہوا کہ بال پاک ہیں، ورنہ وضو جائز نہ ہوتا۔

۱۱:- کبھی حدیث کے ظاہر سے استدلال فرماتے ہیں، جیسے: ''باب الوضوء من النوم'' (۲۷) اور ''باب الوضوء مرتین''(۲۸)۔

۱۲:- کبھی عادت سے استدلال فرماتے ہیں، جیسے: ''باب التماس الوَضوء''(۲۹) کے تحت، حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ فرماتے ہیں: ''امام بخاریؒ کا مقصود یہ ہے کہ صحابہؓ کی عادت (وضو کے لیے) پانی تلاش کرنے کی تھی۔''(۳۰)

''باب طول القیام في صلاۃ اللیل'' کے تحت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں: ''إذا قام للتهجّد یشوص فاہ بالسّواک'' (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لیے اُٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے مانجھتے تھے) (۳۱)، علامہ ابن رشید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''امام بخاریؒ اس روایت کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے قول ''إذا قام للتهجّد'' کی بنا پر اس باب کے تحت لائے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عادت ومعمول کے لیے بیدار ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت' باب کے تحت مذکور دوسری حدیث سے ثابت ہوچکی ہے۔(۳۲)

۱۳:- کبھی مطلق حدیث سے مقید ترجمہ پر استدلال کرتے ہیں، اس لیے کہ دوسرے صحابی کی حدیث میں قید وارد ہوتی ہے تو گویا امام بخاریؒ دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما کی حدیثوں کو ایک حدیث قرار دیتے ہیں، جیسے: ''باب وجوب الزکاۃ'' میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ''المفروضة'' کی قید نہیں ہے، بلکہ یہ قید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔(۳۳)

۱۴:- بسا اوقات (بعض تراجم کے متعلق) شراح ذکر کرتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قیاس سے استدلال فرمایا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ بات درست نہیں ہے۔(۳۴)

استدلال کی مذکورہ انواع کا خلاصہ

۱:- اپنے پاس موجود کسی حدیث کی جانب اشارہ مقصود ہو، جیسے: ''باب التقاضي والملازمة في المسجد''(۳۵)

۲:- دیگر محدثین کی کسی حدیث کی جانب اشارہ مقصود ہو، جیسے: ''باب کنس المسجد والتقاط القَذَی والخِرَق والعِیدان''(۳۶)

۳:- ترکِ استفسار سے استدلال، جیسے: ''باب وضوء الرجل مع امرأتہٖ وفضل وضوء

المرأة'' (۳۷)

۴:-مجموعی روایات سے استدلال، جیسے: ''باب بدء الوحي'' (۳۸) اور ''باب من أجاب الفُتيا بإشارة اليد والرأس'' (۳۹)

۵:-عموم سے استدلال، جیسے: ''باب السؤال والفتيا عند رمي الجمار'' کے تحت حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں، جس میں ''وهو عند الجمرة'' کے الفاظ ہیں۔ (۴۰)

۶:-اصل سے استدلال، جیسے: ''باب ما جاء في الفخذ'' کے تحت حضرت زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ''فخذهٔ على فخذي'' سے استدلال۔ (۴۱)

۷:-اشارۃ النص، دلالۃ النص اور اقتضاء النص سے استدلال۔

۸:-''اولویت'' (اولیٰ ہونے) سے استدلال، جیسے: ''باب البول قائمًا وقاعدًا'' (۴۲) میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ''اولیٰ'' سے قعود ثابت کیا ہے۔ (۴۳) اور ''باب التيمّن في الوضوء والغسل'' میں غسلِ میت کے متعلق حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث لائے ہیں۔ (۴۴)

۹:- ہر محتمل سے استدلال، حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بقول امام موصوف کی کتاب ''صحیح بخاری'' میں اس نوع کے تراجم بہت سے ہیں، جیسے: ''باب العَلَم في المصلّٰى'' (۴۵) کے تحت روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا احتمال بھی ہے اور آپ کی وفات کے بعد کا بھی احتمال ہے، اسی طرح ''باب الرجل يأتمّ بالإمام ويأتمّ الناس بالمأموم'' (ص:۹۹) (۴۶)

۱۰:-دستیاب الفاظ (ظاہرِ حدیث) سے استدلال، جیسے: ''باب الوضوء مرتين'' (۴۷) اور ''باب المضمضة والاستنشاق في الجنابة'' (ص:۴۰) (۴۸)

۱۱:- ایسی دو حدیثوں سے استدلال، جن میں سے ایک مقید اور دوسری مطلق ہو، امام موصوف انہیں ایک ہی حدیث قرار دیتے ہیں اور پہلی حدیث کی قید کو دوسری حدیث میں ملحوظ رکھتے ہیں، جیسے: ''كتاب الزكاة'' میں ''باب وجوب الزكاة'' (ص:۱۸۷) کے تحت حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں، جس میں ''تؤتي الزكاة'' کے الفاظ ہیں (اور ''المفروضة'' کی قید نہیں ہے) اسی باب کے تحت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ''المفروضة'' کی قید وارد ہے۔ (۴۹)

۱۲:-التزام (دلالتِ التزامی) سے استدلال، جیسے: ''باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان'' (۵۰) میں انسان کے بالوں کی طہارت کو حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بقول ''دلالتِ التزامی'' سے ثابت کیا ہے۔ (ص:۲۶) (۵۱)

۱۳:-عادت سے استدلال، جیسے:''باب طول القیام في صلاۃ اللیل ''کے تحت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں، جس میں ''إذا قام من اللیل ''کے الفاظ ہیں۔ (۵۲) علامہ ابن رشید رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد ''قیامِ عادی'' ہے۔ (۵۳)

۱۴:- قیاس سے استدلال، جو محل نظر ہے، بلکہ میرے نزدیک یہ استدلال دلالۃ النص یا اشارۃ النص یا اقتضاء النص یا عموم یا احتمال یا اولویت سے ہوتا ہے۔ (۵۴)

واللّٰہ تعالٰی أعلم وعلمہٗ أتمّ !

حواشی وحوالہ جات

۱:- کتاب العلم، باب من برک علی رکبتیہ عند الإمام أو المحدث، (۱/۲۰)
۲:- کتاب الحیض، باب الصفرۃ والکدرۃ في غیر أیام الحیض، (۱/۴۷)
۳:- کتاب الصلاۃ، باب لایبصق عن یمینہ في الصلاۃ، (۱/۵۹)
۴:- أبواب تقصیر الصلاۃ، باب الجمع في السفر بین المغرب والعشاء، (۱/۱۴۹)
۵:- کتاب الصلاۃ، باب لیبصق عن یسارہ في الصلاۃ، (۱/۵۹)
۶:- کتاب العلم، باب الفتیا وھو واقف علی ظھر الدابۃ أو غیرھا، (۱/۱۸)
۷:- کتاب المناسک، باب الفتیا علی الدابۃ عند الجمرۃ، (۱/۲۳۴)
۸:- کتاب العلم، باب السمر في العلم، (۱/۲۲)
۹:- کتاب التفسیر، سورۃ آل عمران، باب : إن في خلق السمٰوٰت والأرض، (۲/۶۵۷)
۱۰:- کتاب الصلاۃ، باب التقاضي والملازمۃ في المسجد، (۱/۶۵)
۱۱:- في الخصومات، باب في الملازمۃ، (۱/۱۲۷)
۱۲:- کتاب الصلاۃ، باب کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی ألخ، (۱/۶۵)
۱۳:- کتاب الحیض، باب دلک المرأۃ نفسھا إلخ، (۱/۴۵)
۱۴:- صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب استحباب المغتسلۃ من الحیض فرصۃ إلخ، (۱/۱۵۰)
۱۵:- کتاب الوضوء، باب وضوء الرجل مع امرأتہ وفضل وضوء المرأۃ، (۱/۳۲)
۱۶:- فتح الباري، کتاب الوضوء، باب وضوء الرجل مع امرأتہ وفضل وضوء الرمأۃ، (۱/۲۹۹)
۱۷:- باب کیف کان بدء الوحي إلی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، (۱/۲-۵)
۱۸:- کتاب العلم، باب من أجاب الفتیا بإشارۃ الید والرأس، (۱/۱۸)
۱۹:- کتاب العلم، باب السؤال والفتیا عند رمي الجمار، (۱/۲۳)
۲۰:- فتح الباري، کتاب العلم، باب السؤال والفتیا عند رمي الجمار، (۱/۲۲۳)
۲۱:- کتاب الصلاۃ، باب ما یذکر في الفخذ، (۱/۵۳)
۲۲:- کتاب الوضوء، باب التیمن في الوضوء والغسل، (۱/۲۸-۲۹)
۲۳:- کتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا، (۱/۳۵)
۲۴:- کتاب العیدین، باب العلم بالمصلی، (۱/۱۳۳)
۲۵:- کتاب الأذان، باب الرجل یأتم بالإمام إلخ، (۱/۹۹)
۲۶:- کتاب الوضوء، باب الماء الذي یغسل بہ شعر الإنسان، (۱/۲۹)
۲۷:- کتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم إلخ، (۱/۳۴)
۲۸:- کتاب الوضوء، باب الوضوء مرتین مرتین، (۱/۲۷)
۲۹:- کتاب الوضوء، باب التماس الوضوء إلخ، (۱/۲۹)

۳۰:- شرح تراجم أبواب البخاري ، كتاب الوضوء، باب التماس الوضوء، ص:۹۳، دارالتقویٰ، دمشق، شام ۱۴۳۹ھ
۳۱:- كتاب التهجد، باب طول القيام في صلاة الليل، (۱/۱۵۲-۱۵۳)
۳۲:- فتح الباري، كتاب التهجد، باب طول القيام في صلاة الليل، (۳/۲۰)
۳۳:- كتاب الزكوة، باب وجوب الزكوة، (۱/۱۸۷)
۳۴:- مولانا محمد یونس جونپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت امام بخاریؒ عام علماء کی طرح کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اجماعِ امت کو تو حجت مانتے ہیں، رہی یہ بات کہ وہ قیاس کو حجت مانتے ہیں یا نہیں؟ عامۃً شراحِ کرام: حضرت علامہ مہلب، علامہ ابن التین، علامہ کرمانی، حافظ ابن حجر، علامہ عینی، علامہ قسطلانی وغیرہ حضرات کی رائے ہے کہ امام بخاریؒ قیاس کو حجت مانتے ہیں، اگر قیاس صحیح ہو اور اس کے اوضاع اور طریقوں پر استعمال کیا گیا ہو اور نصوص کے ہوتے ہوئے قیاس نہ کیا گیا ہو، اور اگر نصوص کے ہوتے ہوئے قیاس کو استعمال کیا گیا ہو، یا قیاس کو اس کے طریقوں پر استعمال نہ کیا گیا ہو اور خواہ مخواہ علتِ جامعہ کو زبردستی تلاش کیا گیا ہو تو حضرت امام بخاریؒ قیاس کو حجت نہیں مانتے ہیں، لیکن علامہ داؤدیؒ اور علامہ کشمیریؒ کی رائے یہ ہے کہ امام بخاریؒ قیاس کو حجت نہیں مانتے ہیں، یہی میرا اپنا بھی خیال ہے، چنانچہ امام بخاریؒ نے قیاس کے متعلق جتنے تراجم منعقد فرمائے ہیں، سب سے اس کی مذمت ہی نکلتی ہے۔'' (الفيض الجاري في دروس البخاري، آخری جلد، ص:۲۶۰، مکتبۃ القلم، سورت، گجرات، انڈیا، ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۷ء)
۳۵:- كتاب الصلاة، باب التقاضي والملازمة في المسجد، (۱/۶۵)
۳۶:- كتاب الصلاة، باب كنس المسجد و التقاط الخرق والقذى والعيدان، (۱/۶۵)
۳۷:- كتاب الوضوء ، باب وضوء الرجل مع امرأته و فضل وضوء المرأة، (۱/۳۲)
۳۸:- باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، (۲-۵)
۳۹:- كتاب العلم، باب من أجاب الفتيا بإشارة اليد والرأس، (۱/۱۸-۱۹)
۴۰:- كتاب العلم، باب السؤال والفتيا عند رمي الجمار، (۱/۲۳-۲۴)
۴۱:- كتاب الصلاة، باب ما يذكر في الفخذ، (۱/۵۳)
۴۲:- كتاب الوضوء ، باب البول قائما وقاعدا، (۱/۳۵)
۴۳:- شرح تراجم أبواب البخاري، كتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا ، ص:۱۰۳
۴۴:- كتاب الوضوء ، باب التيمن في الوضوء والغسل، (۱/۲۸-۲۹)
۴۵:- كتاب العيدين، باب العلم بالمصلي، (۱/۱۳۳)
۴۶:- كتاب الأذان، باب الرجل يأتم بالإمام ويأتم الناس بالمأموم، (۱/۹۹)
۴۷:- كتاب الوضوء ، باب الوضوء مرتين، (۱/۲۷)
۴۸:- كتاب الغسل، باب المضمضة والاستنشاق في الجنابة، (۱/۴۰)
۴۹:- كتاب الزكوة، باب وجوب الزكوة، (۱/۱۸۷)
۵۰:- كتاب الوضوء ، باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، (۱/۲۹)
۵۱:- شرح تراجم أبواب البخاري، كتاب الوضوء، باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان ، ص:۹۳.
۵۲:- كتاب الوضوء ، باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، (۱/۲۹)
۵۳:- فتح الباري، كتاب التهجد، با ب طول القيام في صلاة الليل، (۳/۲۰)
۵۴:- ملاحظہ

دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی درخواست

جناب محمد زبیر صاحب کے والد محترم جناب محمد یعقوب مصطفیٰ صاحبؒ کا گزشتہ دنوں کراچی میں انتقال ہوگیا ہے، إنا لله وإنا إليه راجعون، اللّٰهم اغفر لهٗ وارحمه وعافه واعف عنه ، آمين .
قارئینِ بینات سے اُن کے لیے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔